اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۸

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۵ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۶۸

219

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے تحریکِ رمضان میں حصہ لیا ہے؟

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ ناظر تعلیم و تربیت

کچھ دن ہوئے۔ میں نے "الفضل" میں ایک نوٹ کے ذریعہ دوستوں کو رمضان کی برکات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور تحریک کی تھی۔ کہ چونکہ رمضان کا مہینہ اپنے اندر عظیم الشان روحانی برکات رکھتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو اس کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ جب رمضان کا مہینہ گزرے اور عید کا دن آئے۔ تو وہ ہمارے لئے حقیقی عید ہو۔ اور ان دنوں میں ہم اپنے خدا سے قریب تر ہو چکے ہوں۔ اس کے لئے میں نے رمضان کی بعض خصوصیات کا بھی ذکر کیا تھا۔ اور مثال کے طور پر پانچ ایسی باتیں بتائی تھیں جنکی طرف دوستوں کو اس مہینہ میں خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ یعنی:۔

اوّل سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر مانع ہو۔ رمضان کے سارے روزے پورے کئے جائیں۔ تاکہ خدا کی خاطر بھوکے اور پیاسے رہ کر اور پھر اپنی بیوی سے جُدا رہ کر اپنی جان اور اپنی نسل کو خدا کے رستے میں قربان کرنے کی طاقت اور ہمت پیدا ہو۔ کیونکہ بھوکا پیاسا رہنا خود اپنے نفس کی قربانی کے قائم مقام ہے۔ اور بیوی سے مخصوص صورت میں علیحدگی اختیار کرنا اپنی نسل کو خدا کے لئے قربان کرنے کی آمادگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دوم۔ رمضان کے مہینہ میں تراویح کی نماز کو جو درحقیقت تہجد ہی کی نماز ہے التزام اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے تاکہ ایک تو نماز کی وہ حقیقی غرض حاصل ہو۔ جو خدا کے ساتھ مناجات اور ذاتی تعلق کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے نیند اور آرام کے ترک سے اس بات کی طرف اشارہ ہو۔ کہ اے خدا ہم زندہ رہ کر اور زندگی کے حوائج کو پورا کرتے ہوئے بھی تیرے لئے زندگی کے ہر آرام و آسائش کو قید و بند کے اندر رکھنے کے لئے تیار ہیں۔

سوم۔ اس مہینہ میں قرآن شریف کی تلاوت پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور کم از کم ایک دَور پورا کر لیا جائے۔ تاکہ اس ذریعہ سے اس بات کا اظہار ہو۔ کہ اے خُدا ہم تیرے پیغام سے غافل نہیں۔ اور ہمیں تیرا بھیجا ہوا کلام یاد ہے۔ اور ہم اس کے سب حکموں پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو چلانے کے لئے شب و روز فکرمند اور متوجہ ہیں۔

چہارم۔ رمضان میں دعاؤں پر خاص زور دیا جائے۔ تاکہ قبولیت کے اس وعدہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جو خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ رمضان میں میں اپنے بندوں کے زیادہ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ان کی دُعاؤں کو زیادہ سنتا ہوں۔ اور تا اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دُعائیں ہماری رفتارِ ترقی کو تیز تر کر دیں۔ اور تا ہم جلد تر اس خدائی وعدے کے دن کو دیکھ لیں۔ جو ہمارے لئے ازل سے مقدر ہے۔ مگر جس کا آگے یا پیچھے ہونا بڑی حد تک خود ہماری حالت پر موقوف ہے۔

پنجم۔ اس ماہ میں صدقہ و خیرات پر زیادہ زور دیا جائے۔ تاکہ ایک تو مساکین و یتامیٰ ہمارے اموال میں سے اپنا پورا پورا حصہ پا لیں۔ اور ان کی مشکلات و مصائب میں کمی آکر قوم کا قدم من حیث القوم ترقی کی طرف اٹھے۔ دوسرے ہم اس لحاظ سے خدا کے فضلوں کو اپنی طرف کھینچنے والے بنیں۔ کہ جب ہم خدا کے پیدا کئے ہوئے بندوں کی مشکلات کو دور کرنے کے درپے ہیں۔ تو خدا جو کسی کا احسان اپنے سر پر نہیں رہنے دیتا وہ آگے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہماری دینی اور دُنیوی مشکلات کو دُور فرمائے گا۔

ان پانچ رستوں کو اختیار کر کے ہم رمضان کے مہینہ میں غیر معمولی اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جماعت کا قدم انفرادی اور اجتماعی رنگ میں ہر دو طرح سرعت کے ساتھ آگے اٹھ سکتا ہے۔ اور ان پانچ طریقوں کے نتیجہ کے طور پر میں نے یہ بھی تحریک کی تھی۔ کہ جماعت کے احباب رمضان کے مہینہ میں محاسبۂ نفس کی عادت ڈالیں۔ اور اپنے دل میں اس بات کا عہد کریں۔ کہ وہ اس رمضان میں اپنی کسی ایک یا ایک سے زیادہ کمزوری کو دُور کر دیں گے۔ اور خدا کے فضل سے پھر کبھی اس کمزوری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ بلکہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے عہد پر قائم رہیں گے۔ اور اس کے بالمقابل میں نے احباب سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ جو دوست اپنے دل میں ایسا عہد باندھیں گے۔ اور مجھے اس عہد سے اطلاع دیں گے میں انشاء اللہ ان کے اسماء ہر روز بلا ناغہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں دعا کی تحریک کے لئے پیش کیا کروں گا۔ میں اپنی طرف سے اس وعدہ کو پورا کر رہا ہوں۔ اور ہر روز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں دوستوں کی فہرست پیش کی جارہی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی تک جماعت نے اس مبارک تحریک میں کافی حصہ نہیں لیا اور کم از کم جن دوستوں نے مجھے اطلاع دی ہے ان کی تعداد ابھی تک بہت کم ہے۔ لہٰذا میں پھر اس اعلان کے ذریعہ سب دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے ابھی تک اس بارے میں سستی کی ہے تو اب سستی نہ کریں۔ اور فوراً اس نیک تحریک میں حصہ

لے کر جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی جاری کردہ ہے رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ دوستوں کو اپنی اطلاع میں کمزوری کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اس قدر اطلاع دینا کافی ہے۔ کہ ہم نے ایک یا ایک سے زیادہ کمزوریوں کے دُور کرنے کا عہد باندھا ہے۔ کمزوریوں کی ایک عام فہرست میں نے گزشتہ مضمون میں دے دی تھی۔ اب اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ان کمزوریوں پر حصر نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرکے اپنے لئے خود فیصلہ کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

۱۴۹۶	تحریری بیعت: شیخ محمد حسین صاحب	ضلع لاہور
۱۴۹۷	" " فیض بخش صاحب	"
۱۴۹۸	" " محمد جعفر صادق صاحب	ضلع لائل پور
۱۴۹۹	" " عائشہ بی بی صاحبہ	ریاست حیدرآباد دکن
۱۵۰۰	" " محمد لٰسین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۵۰۱	Hasnah Sahibah	Sumatra
۱۵۰۲	Afzal Hussain Sahib	London
۱۵۰۳	Zakijah. Sahibah	Sumatra
۱۵۰۴	Kluppantal-Ne Sahibah	Hungry
۱۵۰۵	دستی بیعت: محمد مولانا صاحب	یادگیر
۱۵۰۶	" " عبدالعزیز صاحب	"
۱۵۰۷	" " غلام محمد صاحب	ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۳۶ حکمت کے موتی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک میں جب عاجز حاضر ہوتا تو میری عادت تھی۔ کہ ایک نوٹ بک اور پنسل اپنے پاس رکھتا جس میں حضور کے بعض کلمات لکھ لیتا۔ ایسی ایک نوٹ بک ۱۸۹۸ کی میرے پاس ہے۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے چند کلمات ہدیہ ناظرین اخبار الفضل کئے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ "حکمت مومن کی گم گشتہ چیز ہے۔ جہاں کوئی اچھی بات دیکھو اسکو لے لو"

فرمایا:۔ "بڑی ضرورت اخلاقِ فاضلہ کی ہے۔ سب کام اس سے ہو جاتے ہیں"

فرمایا۔ "مومن کو چاہیئے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی سختی بھی کرے۔ تب بھی اشتعال میں نہ آئے۔ مشق اور فضل الٰہی سے یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ اشتعال تو ایک بلا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ انسان دعا کرتا رہے اور مشق کرے تو یہ بات حاصل ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ خوشخطی کسی کو ایک دن میں نہیں آتی۔ مگر بار بار کی مشق سے انسان خوش نویس بن جاتا ہے ؎

گر تو مے خواہی کہ باشی خوش نویس
مے نویس و مے نویس و مے نویس

محمد صادق عفی عنہ
۱۷ نومبر ۱۹۳۷ء

اس سال حج کا ارادہ رکھنے والے احمدی احباب کیلئے ضروری اعلان

جو احمدی دوست اس سال بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے نام اور پتہ اور تاریخ روانگی وغیرہ کے متعلق نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ جملہ احمدی احباب کو جو اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے اسماء اور پتے وغیرہ سے اطلاع دی جاسکے۔ اور وہ اس مبارک سفر میں حسب ضرورت ایک دوسرے کے ممد و معاون ہوسکیں۔ اگر عازمین حج سفر حج کے متعلق کسی قسم کے معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ تو اس کے متعلق بھی نظارت ہذا کو تحریر فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

صوفی عبدالقدیر صاحب کیلئے درخواست دعا

احباب کرام کو یہ اطلاع مل چکی ہے۔ کہ ان ایام میں جبکہ جاپان چین کے ساتھ جنگ میں مصروف ہے۔ ہمارے برادر عزیز صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کو جو تحریک جدید کے ماتحت تجارتی معلومات حاصل کرنے اور ساتھ ہی اہل جاپان کے سامنے جو بسرعت شاندار ترقی کر رہے ہیں۔ اسلام پیش کرنے کے لئے کوبے میں مقیم تھے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اس بارے میں ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوفی صاحب موصوف کو ۲۸ اکتوبر جاپانی پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا۔ اور ۲۹ کی رات کو انہیں درد گردہ کی شدید تکلیف کا دورہ ہوگیا۔ جاپان میں آجکل سخت سردی پڑ رہی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جاپانی حکام کی غلط فہمیاں دور فرمائے۔ اور صوفی صاحب کی بے گناہی ان پر منکشف کردے۔ نیز صوفی صاحب کو بخیر و عافیت واپس لائے۔

220

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات اور آسمانی فیوض

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

انسانی زندگی کے مختلف مراحل ہیں۔ انسان بچہ ہوتا ہے۔ پھر جوان ہوتا۔ اور آخر بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے ان دوروں میں سے گزرتے ہوئے انسانی اخلاق کی پختگی اور استقلال کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ہر حالت کے لئے علیحدہ علیحدہ معیار مقرر ہیں۔ جو باتیں بچپن کے ایام میں قابل اعتراض نہیں سمجھی جاتیں۔ وہ زمانہ شباب میں ان کے مرتکب کو ہدف مطاعن بنا دیتی ہیں۔ بعض امور جو جوان سے سرزد ہونے پر قابلِ گرفت قرار نہیں دیئے جاتے۔ بڑھاپے میں انہیں سخت معیوب یقین کیا جاتا ہے۔ زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے الگ الگ معیار ہے۔ درحقیقت مختلف حالات کے پیش آنے کے باوجود انسان کا ایک خاص خلق پر قائم ہو جانا ہی اس کے صحیح اور حقیقی کیرکٹر کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔

جس طرح فرد کی جسمانی نشوونما میں مختلف حالات پیش آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے مال اور خوشی خرمی کے حالات میں تغیرات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی غربت کا دور ہوتا ہے کبھی فراخی اور کشائشِ رزق کے ایام آجاتے ہیں۔ کبھی وہ غمگین اور افسردہ نظر آتا ہے۔ اور کبھی خنداں و فرحاں ہوتا ہے۔ کبھی عمدہ صحت اور اعلےٰ طاقت موجود ہوتی ہے۔ اور کبھی جسم مضمحل اور نحیف ہو جاتا ہے۔ حالات بدلتے جائیں۔ جسمانی طاقتیں تبدیل ہوتی رہیں۔ رنج اور سرور کی گھڑیاں تبدیل ہوتی رہیں۔ لیکن انسانی کمال یہ ہے۔ کہ اس کے اخلاق میں فرق نہ آئے اس کا ہر خلق باموقعہ اور برمحل ہو۔

اعلےٰ اخلاق مذہب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اخلاق روحانیت کا پہلا زینہ ہیں۔ روحانی انسان ضرور بااخلاق ہوتا ہے۔ اخلاق کا اہم پہلو وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ روحانی انسان کا کمال یہی ہے کہ وہ ہر عسر و یسر میں اپنے مولےٰ سے پیوند کو کمزور نہ ہونے دے۔ مشکلات اس کے قدم کو جادۂ صواب سے ادھر ادھر نہ لے جائیں۔ آفات اور حالات کی تبدیلی اس کو اللہ تعالےٰ سے روگرداں نہ کردے۔ یہ مقام مقام استقامت ہے۔ اور صوفیاء کی اصطلاح میں ایک اعلےٰ ترین مقام ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ کہ استقامت کرامت سے بھی بڑھ کر ہے۔ استقامت کیا ہے؟ یہی کہ بندہ اپنے معبود کی راہ میں عاشق اپنے محبوب کی خاطر ہر قربانی کو بخوشی پیش کرے۔ زن و فرزند۔ مال و دولت۔ عزت و جاہ۔ اسے اس رستہ میں آگے بڑھنے سے روک نہ سکے۔ اس کی محبت تمام مخلوق سے خدا کے لئے ہو۔ اور جب کبھی خدا کی طرف سے کسی چیز کی قربانی کا مطالبہ ہو۔ تو اس کے دل میں ذرا خلش پیدا نہ ہو۔ اس کے عزم میں جنبش نہ آئے۔ بلکہ وہ دیوانہ وار حکم ہوتے ہی ہر چیز نثار کر دے۔ وہ جان بھی دے۔ مگر کہتا جائے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

یہ مقام دل میں اطمینان اور سرور پیدا کرتا ہے۔ آیت قرآنی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اہل تصوف نے بحث کی ہے۔ کہ شاکر افضل ہے۔ یا صابر؟ غنی شاکر بہتر ہے یا فقیر صابر؟ لمبی بحث کے بعد بھی یہ بات وہیں کی وہیں رہی۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ راضی بالقضاء رہنا ہی بہتر ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں اس بات کو داخل کر کے تصوف کی رُوح کی طرف ہر احمدی کو توجہ دلا دی ہے۔ یعنی اگر تم غنی ہو۔ تو خداوند تعالےٰ کی قضاء پر راضی ہو۔ اور اس کا شکر کرو۔ اور اگر تم فقیر ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے فیصلہ پر شکوہ مت کرو۔ بلکہ صبر کرو۔ دونوں مقام اپنی اپنی جگہ بہتر ہیں۔ ان میں تقابل پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ روزہ میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں مقاموں کو جمع کر دیا ہے۔ خدا کی نعمتوں کو جائز طور پر استعمال کرنا ہی ان کا شکر ہے مومن اپنے آقا کے فضلوں کو یاد کرتا اور اس کا دل جذباتِ شکر سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے آنے والی تکالیف پر نگاہ ڈالتا ہے۔ اس کے دل میں صبر موجزن ہو جاتا ہے وہ کھاتا ہے۔ کیونکہ اس کا خدا اسے کھانے کا حکم دیتا ہے۔ وہ کھانا ترک کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا آقا اس سے یہی چاہتا ہے۔ روزہ دار صابر بھی ہے۔ شاکر بھی۔ روزہ دونوں مقامات کا جامع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ روزہ دار کو دو عظیم الشان خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک اس وقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ دوسری اس وقت جب وہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرے گا۔ اور اس کی رضا کی چادر کے اندر ڈھانپا جائے گا۔

غرض روزہ شکر پر بھی مشتمل ہے۔ اور صبر پر بھی۔ اس لئے روزہ دار کا فرض ہے۔ کہ ان مبارک ساعات میں حقیقی جذباتِ شکر و صبر کی پوری تربیت کرے۔ تا اس کے اخلاق راسخ ہوں۔ اور وہ باقی ایام میں بھی ہر لمحہ اور ہر گھڑی خدا تعالےٰ کے فضلوں پر شکر کرے۔ اور اس کی قضاء پر راضی رہ کر صبر کا مظاہرہ کرے۔ یہی کامیابی اور فلاح کا راستہ ہے۔

خاکسار ابوالعطاء۔ جالندھری

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرِ عقیدت

ایک معزز آریہ سماجی صاحب کی طرف سے

سیرت النبیؐ کا جلسہ ۳۱۔ اکتوبر ہنڈوہال انبالہ میں بوقت ۱۱ بجے صبح زیر صدارت جناب لالہ مرلی دھر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ منعقد ہوا۔ مسٹر گوربخش سنگھ صاحب شیدا اور ماسٹر سوندھے خان صاحب فیروز اور شیخ محمد اقبال صاحب نے اپنی نظمیں پڑھیں۔ مسٹر گوربخش رائے صاحب شوقؔ۔ اور مسٹر رامچند رصاحب بیخود نے بھی نعتیہ کلام سنایا۔ آخر میں صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ دو سال ہوئے سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ نے مجھے دو جلدوں میں سوانح عمری آنحضرتؐ دی۔ جس کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ آپ دُنیا کے مہاپُرشوں میں سے ایک تھے۔ اور آپ میں وہ تمام صفات تھیں۔ جو ایسے لوگوں میں ہونا ضروری ہیں آپ نے توحید۔ آزادی اخوت اور مساوات کی تعلیم اس وقت سے صدہا سال پہلے پیش کی۔ جبکہ بغاوتِ فرانس نے آزادی۔ اخوت اور مساوات کا نعرہ بلند کیا۔ اور اسلامی مساوات کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ اور میں بلا خوف لومۃ لائم کہتا ہوں۔ کہ یہ مساوات نہ ہندوؤں میں ہے اور نہ دوسروں میں۔ پھر فرمایا۔ کہ حضرت صاحب شرافت۔ صداقت، سخاوت و سادگی کے مجسمہ تھے صبر و برداشت بہت تھا۔ ایک صحابی کے پیٹ پر پتھر دکھانے اور شکوۂ فاقہ کرنے پر اپنے پیٹ پر دو پتھر دکھا کر اسے صبر کی تلقین کی۔ آپ نے کبھی دوسرے مذاہب کے راہنماؤں کو سخت و سست کہنے کی تعلیم نہیں دی۔ اس لئے ہمیں ایک دوسرے سے اعلےٰ سلوک اور رواداری

۲۲۔ سے پیش آنا چاہیئے۔ اور آئندہ سال تک اپنے نفسوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ کہ ہم نے کہاں تک آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے۔ بالآخر ٹی ایل بشوانی کے قول پر کہ آپ زندگی میں بھی نور تھے۔ اور اس کے بعد بھی نور۔ اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔ آخر میں مہندر سبھا و منیجر آریہ سکول کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے کمال مہربانی اور رواداری سے جلسہ کے لئے ہنڈوہال عطا کیا۔ عبدالغنی سکرٹری تبلیغ انبالہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں عورت کی عزّت قائم کرنیوالا محسنِ اعظم صلعم

(۱)

گنگا کے پانی نے ہمالہ کی تنگ وادیوں اور پست و بلند گھاٹیوں کو طے کیا۔ اس کی روانی اور شور میں نمایاں فرق پیدا ہوگیا۔ تیز رفتاری کی جگہ لب سکون نے لے لی۔ فضا پر پانی کے شور کی بجائے ایک خامشی محیط تھی موجوں کا ہیجان و تموج ختم ہو گیا تھا۔ اور اب قدیم ہندوستان کا متبرک دریا نرم رو لہروں میں کیف انگیز سکوت کے ساتھ میدانی علاقہ کو طے کر رہا تھا۔

ایسے وقت میں مَیں اپنے تخیل کی مدد سے اس کے ماحول سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ وقت کی قیود سے آزاد مکانی کیفیات سے بے نیاز، میرے سامنے چودہ سو سال سے بہت پہلے کا گنگا تھا میں اس کے کنارے کنارے آہستگی سے بڑھ رہا تھا۔ میں نے آرین نسل کے تنومند جوانوں کو اپنی سادہ مگر صاف جھونپڑیوں میں مقدس کتابوں کے گیت گاتے سنا۔ اس دلآویز نظارے نے میرے دل میں انبساط و سرور کی رقصاں لہریں پیدا کر دیں۔ میری روح اس وجدانی کیفیت سے متاثر ہوکر پکار اٹھی۔ کتنے اچھے اور خدا پرست لوگ ہیں، دنیا کی ہاؤ ہو سے بے پروا! نفس پرستی سے پاک! میں بنجود سا ہو لیا کہ اچانک میرے کانوں نے ایک دلدوز آہ۔ ایک کرب انگیز چیخ سنی۔ میں نے دیکھا کہ یہ دل ہلا دینے والی آواز ایک عورت کی تھی۔ ہاں ایک مفلوک الحال اور دکھیا عورت کی۔ بدن پر پھٹے پرانے چیتھڑے اور چہرہ پر درماندگی کے آثار ہویدا تھے۔ حرکات سے پریشانی اور بے چارگی ٹپکتی تھی۔ یہ کون تھی! آہ زمانہ کی دھتکاری ہوئی مظلوم و بے بس عورت جو ادھر ادھر بھٹک رہی تھی۔ جس کے لئے سوسائٹی میں کوئی جگہ نہ تھی۔ مذہبی لحاظ سے اس کی کوئی وقعت اور خانگی زندگی میں اس کی کوئی عزت نہ تھی۔ وہ بے ٹھکانا تھی۔ آخر اب کہاں جاتی۔ اس تہذیب و تمدن کا دعوےٰ کرنے والے معمورہ میں اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ اسی دکھ کی حالت میں وہ کشتۂ آلام عورت اپنے لئے کسی ایسے سہارے کی تلاش میں سرگرداں تھی۔ جہاں اگر اسے عزت نہ دی جائے تو کم ازکم جانوروں سے بدتر تو نہ سمجھا جائے۔ درماندۂ راہ مظلومہ تکالیف سے تھکی ہاری کسی منزل کی جستجو میں صبر و استقلال سے اپنے سفر کو قطع کر رہی تھی۔ اس نے گنگا کے پوتر پانیوں میں لوگوں کو نہاتے دیکھا۔ اور مقدس دیوتاؤں کی توصیف میں سامعہ نواز منتر پڑھتے سنا۔ اسے گمان ہوا کہ اس کی امیدیں یہیں برآئیں گی۔ اور اس کی ساری کلفتیں ان پرخلوص لوگوں کے دھرم کی شرن میں آتے ہی دور ہو جائیں گی۔ اس کے چہرے پر امید و رجا کے جذبات کے ہلکے ہلکے نقوش مٹ مٹ کر ابھر رہے تھے ناگاہ اس نے ایک جانب آگ کا ایک الاؤ دیکھا۔ لکڑیوں کا ایک انبار تھا جو جل رہا تھا۔ چند لوگوں نے اس میں گھی کے برتن اور دوسری خوشبودار چیزیں الٹ دیں۔ وہ دکھیا اس تحیر خیز نظارہ کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ اور چند لمحوں کے لئے اسکو اپنی تکالیف فراموش ہوگئیں۔ اس نے دیکھا کہ گنگا کے پوتر پانیوں میں نہانے والے اور دیوتاؤں کی حمدیں ترانے گانے والوں کا ہی اجتماع تھا۔ چتا کے اندر ایک نوجوان مرد کی لاش تھی۔ ان لوگوں میں سے ایک گروہ جن کے چہرے وحشت و بہیمیت کے آئینہ دار تھے۔ ایک نوجوان عورت کو گھسیٹے لا رہا تھا۔ اور وہ بے چاری لرزاں و ترساں انتہائی مجبوری کے ساتھ دھیمی چال سے کھنچی چلی آ رہی تھی۔ وہ اپنے انجام سے باخبر تھی۔ مگر اس پر راضی نہ تھی۔ درندہ صفت لوگوں نے اس کو آگ کے اندر ڈال دیا۔ اور وہ شعلوں کی لپٹوں میں بھسم ہوکر رہ گئی۔ کتنا روح فرسا اور دردناک انجام تھا! اس عورت پر جس نے ابھی ابھی امید کا سانس لیا تھا۔ یاس و حرماں کی کیفیت مسلط ہوگئی۔ اس نے کہا آہ میرے درد کا یہاں مداوا نہیں یہ مذہب کے دیوانے تو سرے سے میری ہستی کو ہی معدوم کرنا چاہتے ہیں اب میں کہاں جاؤں۔ کہاں ماری ماری پھروں۔ کیا کہیں میرے لئے کوئی پناہ مل سکے گی؟

(۲)

وہ بے چارگی اور انتہائی محزونیت کے عالم میں اٹھی۔ میں نے اسے پہاڑوں پر گھومتے اور صحراؤں میں بھٹکتے دیکھا۔ اس نے ندی نالوں کو قطع کیا۔ اور دریاؤں کو پھاندا۔ لیکن ہر ملک میں اس کے لئے مایوسی اور ہر قوم میں نا امیدی تھی۔ اب وہ مشرق ادنےٰ کے ایک چھوٹے سے دریا یردن کے کنارے پہونچی۔ اس کا حال نازک تر ہو چکا تھا۔ قریب تھا کہ وہ اپنی جان کھو کر غم و ہم اور حزن و کرب کی مہیب کڑیوں سے آزاد ہو جائے۔ رشتۂ امید قطع ہونے کو تھا۔ کہ اس نے یردن پار ایک درویش صفت اور بزرگ صورت انسان کو دیکھا۔ اس کے گردا گرد اس کے بارہ رفیق تھے۔ کتنا جمیل چہرہ تھا! سرخ دمکتا ہوا رنگ جس پر گھنگھریالے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے سنا۔ کہ وہ بابرکت انسان اپنے رفیقوں کو کہہ رہا تھا۔ کہ مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں۔ اور جو غمگین ہیں۔ اور وہ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ ان سب کے لئے شادمانیاں اور اطمینان اور خدا کی بادشاہت مقدر ہے۔ دکھیا عورت ایک بار پھر امید کے جذبات سے بھر گئی وہ ڈرتی جھجکتی اس کریم بزرگ کے قریب گئی۔ تاکہ اپنی فریاد کو پورے درد اور انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ پیش کر دے۔ کہ عین اس وقت اس کو ایک یاس انگیز منظر سے دوچار ہونا پڑا۔ اس بزرگ کی ماں نے۔ وہ ماں جس نے اپنی جان پر ہر دکھ سہہ کر اس کو پالا پوسا تھا۔ وفورِ محبت میں پیغام بھیجا۔ کہ وہ اس کو ایک نظر دیکھنا اور اپنی ترستی ہوئی آنکھوں کو تسکین دینا چاہتی ہے۔ اس پیغام میں وہ مادرانہ شفقت جلوہ افروز تھی جس کا ہر انسان متلاشی ہوتا ہے اور یہ اس کا پیغام تھا جو ایثار کا مجسمہ اور دنیا میں سب سے زیادہ قابلِ عزت ہستی ہوتی ہے۔ مگر اس کو سنتے ہی اس انسان کا جو ابھی ابھی اپنے رفیقوں کو شادمانیوں اور اطمینان کی بشارتیں سنا رہا تھا۔ چہرہ متغیر ہو گیا۔ پیشانی پر جذباتِ تحقیر نمودار ہوئے لہجہ میں درشتی آگئی۔ اور اس نے غصہ بھری آواز سے کہا۔ "کون ہے میری ماں"؟

اُف! اتنے سخت الفاظ!

آہ! کیا وہ عورت اس انسان سے کوئی آس رکھتی۔ جو صنفِ نازک کی ممتاز ترین نوع "والدہ" کے لئے بھی اتنی کرختگی اور حقارت کا اظہار کرتا ہے۔ اس کی امیدوں کا ساز ایک ہی ضرب سے پاش پاش ہوگیا۔ وائے افسوس کہ اس کے لئے یہاں بھی کوئی درماں نہ تھا۔ اس کی آنکھوں میں تاریکی آگئی۔ اس کے قدم ڈگمگا گئے اور اسے ایسا معلوم ہوا جیسے اس کی روح تن سے نکلی جا رہی ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے تہ خاک پنہاں ہو جائے۔

221

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

حوا کی بے بس بیٹی ایک بار پھر اٹھی اور اپنی تھکی ہوئی ہمتوں اور پست حوصلوں کو مجتمع کر کے ایک دفعہ اور اپنی قسمت آزمائی کے لئے آمادہ ہوگئی۔ اُس نے کہا "دنیا کے بڑے بڑے مذہب مجھے کوئی ٹھکانا نہیں دے سکے اب میں تہذیب کے گہواروں اور علم و فلسفہ کے اداروں میں گھوموں گی۔ شائد وہاں اپنے گوہر مقصود اور دلی مراد کو پا لوں"

میں نے اُسے فلسفۂ مغرب کے مرکز قدیم یونان کے خوبصورت دارالخلافہ میں دیکھا۔ ایک پرانی درسگاہ کے ایک وسیع کمرہ میں ایک گروہ کے قریب وہ کھڑی تھی۔ خوف سے لرزتی اور ڈر سے کانپتی ہوئی اس بھیڑ میں میری آنکھوں نے چند بوڑھوں کا مشاہدہ کیا اُن کے چہروں اور ان کی فکر مند کشادہ پیشانیوں سے ظاہر تھا۔ کہ وہ علم کی کان اور فلسفہ کا معدن ہیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں مستغرق تھے۔ شائد کسی مشکل مسئلہ کی عقدہ کشائی میں!

قریب تھا۔ کہ وہ دکھیا اپنی نحیف آواز سے اپنی عاجزانہ اور پُردرد فریاد کو ان کو پہنچا دے۔ اور اپنے لئے سوسائٹی میں اپنے مناسب مقام کے لئے دستِ سوال دراز کر دے۔ کہ اسی اثناء میں اُسے اُن مفکرین میں سے کسی ایک نے دیکھ پایا۔ اُس کے ماتھے پر بل آ گئے اور وہ غصہ سے پکار اُٹھا کہ:-

"اے عورت تو یہاں سے ہٹ جا۔ کیونکہ سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے مگر تیرے شر کا مداوا محال"

سب فلاسفر اس طرف متوجہ ہو گئے اور ان سب کی حرکات اس تحقیر و نفرت کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔ جو ان کے دلوں میں صنفِ نازک کے لئے تھی۔ مظلومہ اب کیا کرتی۔ بے چارگی اور بے لبسی کے ساتھ ڈگمگاتی ہوئی پیچھے ہٹی دنیا اس کی نظر میں اندھیر ہو گئی۔ اس گروہ میں سے ایک انسان نے جو سب سے زیادہ باوقار اور دانشمند نظر آتا تھا۔ اپنے رفیق کو مخاطب کیا اور کہا:-

"تو نے نہایت اچھا کیا کہ اس کو یہاں سے ہٹا دیا۔ کیونکہ عورت سے زیادہ فتنۂ و فساد کی چیز اور کوئی دنیا میں نہیں۔ وہ دفلی کا درخت ہے جو بظاہر خوشنما نظر آتا ہے۔ مگر جب کوئی چڑیا اُسے کھاتی ہے۔ تو وہ فوراً مر جاتی ہے"

یہ سقراط تھا۔

(۴)

کمزور و بے بس عورت اب کرتی تو کیا اور جاتی تو کہاں؟ وہ مذہبی لوگوں کو آزما چکی۔ وہ دین کے بانیوں کو دیکھ چکی۔ اس نے علم و ادب کی درسگاہوں اور تہذیب و تمدن کے علمبرداروں کو ملاحظہ کر لیا۔ کیا اب بھی کوئی مسکن باقی تھا؟ آہ! کیا وہ ہمیشہ کے لئے ذلت کی زندگی بسر کرے گی؟ کیا وہ ننگِ حیات ہو کر جئے گی۔ نہیں وہ ایک بار اور۔ ہاں آخری بار اپنی قسمت کو آزمائیگی۔ کیونکہ اس کی زندگی اتنی اندوہناک اور اتنی ذلیل ہو چکی تھی۔ کہ اس کا کاٹنا محال تھا۔ اُس نے آخری دفعہ اپنے دل کو تسلی دی۔ اگرچہ اس کے پاؤں جواب دے چکے تھے۔ مگر وہ بڑھی۔ اگرچہ اس میں تاب و تواں نہیں تھی۔ مگر انجام کا خیال اُس کے ہم سفر ہوا۔ اس نے کہا۔

"اب میں صحراء کے بدوؤں اور بے آب و گیاہ میدانوں کے ساکنوں میں جاؤنگی اور وہاں اپنے دکھ کے چارہ کی جستجو کرونگی"

میرے تخیل نے اُسے چودہ سو سال پہلے کے عرب میں پایا۔ مہمان نواز اعرابیوں اور غیرت مند خیمہ بدوشوں کے درمیان۔ اس نے ان کے اندر بہادری اور شجاعت کے احساسات کا مشاہدہ کیا۔ اس کی امید کچھ بڑھی۔ چہرے پر قدرے رونق آئی۔ حواس کو مجتمع کرتی ہوئی گرتی پڑتی ایک خیمہ کے قریب ہوئی۔ اندر نگاہ کی..... ایک روح فرسا ماحول تھا۔ جو اس کی آنکھوں کو دعوتِ نظارہ دے رہا تھا۔ ایک دلدوز کیفیت تھی۔ جو اس کا استقبال کر رہی تھی۔ ایک زچہ درد سے کراہتی ہوئی کرب انگیز حالت میں پڑی تھی۔ مگر اُس کا پہلو کسی لختِ جگر کے وجود سے محروم تھا۔ اُس کا ظالم خاوند اپنی غیرت کے اندھے جوش میں اس کی بلکتی ہوئی معصوم بچی کو اٹھا کر خیمہ کے دوسری طرف لے گیا تھا۔ اُس نے اس کو انتہائی بے دردی اور قساوتِ قلبی کے ساتھ ایک گڑھے کے اندر پھینکا۔ اور مٹی کے ڈھیر سے ڈھانپ دیا اور اس طرح ایک ننھی سی بے گناہ جان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ آہ! کیا وہ مظلوم عورت ان وحشیوں سے کسی امید کی طالب ہوتی۔ جو ایک معصوم بچی کی زندگی کو باعثِ ننگ و عار سمجھتے تھے؟ ناممکن۔ بالکل ناممکن

اس بدقسمت عورت کا رشتۂ امید بالکل قطع ہو گیا۔ اب اس میں نہ اُٹھنے کی سکت تھی۔ نہ مزید سعی کی تاب! وہ ہموم و آفات کے مقابلہ میں بالکل بے دست و پا تھی۔

(۵)

وہ عورت! دکھیا اور بے بس عورت! قریب تھا کہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ ہاں بالکل قریب تھا۔ کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جاتی۔ کہ عین اس انتہائی مایوسی اور بے چارگی کے عالم میں ایک "سراج منیر" نمودار ہوا۔ امید کی آخری کرن ظاہر ہوئی۔ ظلمتیں کافور ہو گئیں تاریکیاں پھٹ گئیں۔ یہ کون تھا؟ قدرت کا حسین ترین شاہکار! تخلیق الٰہی کا جمیل ترین مرقع! یہ میرے محبوب آقا مقدسوں کا تاجدار محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی روحی فداہ کا مبارک وجود تھا۔ جس کی یہ دلکش اور سکینت بخش شیریں آواز میدانوں اور پہاڑوں میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔ کہ

"اے عورت اُٹھ کہ اب تیری تکالیف ختم ہو چکیں۔ تیری بدنصیبیوں کا زمانہ گذر گیا۔ تیرے حقوق تجھے یقیناً حاصل ہونگے۔ اور آج سے تو عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جائیگی اگر تو ماں ہوگی تو جنت تیرے قدموں میں تلاش کی جائے گی۔ اگر تو بیوی ہوگی۔ تو خاوند پر تیرے ساتھ حسن سلوک فرض ہوگا۔ اگر تو بیٹی یا بہن ہوگی۔ تو بھی تیری نہایت درجہ توقیر ہوگی۔ تو عبادت۔ علم۔ عمل۔ جزا و سزا غرض زندگی کے ہر شعبہ میں برابر کی حقدار ہوگی۔ اُٹھ کہ تیرے لئے بھی اسی طرح جنت الفردوس کا دروازہ کھلا ہے جس طرح مرد کے لئے"

اس عورت کی جان میں جان آگئی اس نے اپنے محسن کو تشکر و امتنان بھرے جذبات کے ساتھ ادب و احترام کی نظروں سے دیکھا۔ اور وفور مسرت و انبساط کے عالم میں پکار اٹھی۔ کہ اے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ پر خدا تعالےٰ کی بے عدیل رحمتیں اور بے پایاں برکات ہوں۔ کہ تو میرے لئے اور عالمین کے ذرہ ذرہ کیلئے رحمت ثابت ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

خاکسار:- خلیل احمد ناصر بی۔ اے

اعلان

مندرجہ ذیل جو نئی انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل سیکرٹریان مال مقرر کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

نام انجمن	نام سکرٹری مال
درپالی کیمپ۔ وزیرستان	بابو عبد المجید صاحب عاجز
چک حیدرہ ضلع شیخوپورہ	میاں نواب الدین صاحب
میفرودہ۔ ریاست کشمیر	میاں عبد اللطیف
کہنہ پورہ۔ ریاست کشمیر	محمد عبد اللہ صاحب تالو
اوڑہ میرپور ضلع لدھیانہ	چوہدری غلام احمد صاحب
تھینڈہ ضلع ہوشیارپور	منشی نور محمد صاحب
پنڈ دادنخاں ضلع جہلم	ماسٹر احمد خان صاحب
کھرڑ ضلع انبالہ	حکیم سید محمد شاہ نواز صاحب
دیوان والی ضلع گورداسپور	فیض دستگیر صاحب

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک چندہ نشر و اشاعت

مخلصین جماعت احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
خدا تعالےٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس بے دینی اور دہریت کے زمانہ میں اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل تبلیغ جیسا مبارک فریضہ ہمارے سپرد فرمایا وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی محبت کے بھوکے اور اس کے وصال کے متمنی ہیں۔ ہماری تبلیغ کے محتاج ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ یہ آسمانی مائدہ ان کے سامنے پیش کر کے ان کی روح کی بھوک کو دور کریں دنیا میں اس وقت ہماری ہی وہ جماعت ہے جو ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر کی صحیح مصداق ہے چونکہ تبلیغ ایک نہایت اہم فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کے سپرد ہے۔ اس لئے اس وقت تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے میدان کی توسیع کو دیکھتے ہوئے دو نہایت ہی اہم ضرورتوں کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔

اول:- یہ کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کی پیشگوئی واذا الصحف نشرت کے مطابق تبلیغ کا ایک نہایت ہی اہم شعبہ نشر و اشاعت ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت سلسلہ نشر و اشاعت جاری کیا گیا اور اس کے لئے احباب سے چندہ لیا گیا۔ اور باوجود قلیل رقم کے کام خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ سال اچھا رہا اسی قلیل سرمایہ سے ہزاروں کی تعداد میں ٹریکٹ اور تبلیغی رسالہ جات شائع کئے گئے جو کہ بہت ہی موثر ثابت ہوئے مگر تبلیغی ضروریات کے مقابل ہم ابھی اس کام کا عشر عشیر بھی بجا نہیں لا سکے جو ہمارے سپرد ہے اور نہ ہی اس تعداد میں ٹریکٹ شائع کر سکے جو کہ زمانہ کی ضرورت کے متقاضی تھے اور نہ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب خاطر خواہ مفت تقسیم ہو سکیں۔ غرض اس سلسلہ کو مزید اضافہ کے ساتھ جاری رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔

دوم:- اہم ضرورت ہندوستان کے اہم مقامات اور سرحدوں پر تبلیغی مراکز قائم کرنا ہے۔ جس کی اہمیت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی مجلس مشاورت کی ایک تقریر میں بیان فرما چکے ہیں اس غرض کے لئے بھی حضور نے احباب سے ۲۰۰۰ روپے تک چندہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

ان ہر دو مہمات کے پیش نظر اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک فرمائیں یہ چندہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح نہیں بلکہ بطور نفل ہے اور نفلی کام میں حصہ لینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بلندیٔ درجات کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات فرماتے ہیں۔ "یتقرب العبد الی بالنوافل حتی اکون سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و رجلہ التی یمشی بھا و یدہ التی یبطش بھا" یعنی نوافل کے ذریعہ سے انسان میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے۔ کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ کام لیتا ہے۔

پس امید ہے کہ احباب اس تحریک میں اپنی وسعت کو دیکھتے ہوئے ضرور شامل ہوں گے اور جتنا چندہ بھی اپنی جماعت کے ذمہ لگائیں اسے باقاعدہ ادا کریں گے یہ ایک چندہ ہے کہ جس میں گھر کا ہر فرد شامل ہو سکتا ہے اس میں بچے بھی باآسانی حصہ لے سکتے ہیں اور یہ طریق بچوں کے لئے ایک مفید اور بابرکت ہے کہ آئندہ آنے والی زندگی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد اعلےٰ لیظھرہ علی الدین کلہ (وسعت) میں حصہ لے سکیں گے۔ اس چندہ میں خواتین بھی شریک ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا ان میں بھی چندہ کی تحریک کی جائے یہ چندہ کسی شرح مقررہ کے ساتھ لازمی نہیں ہے ہر احمدی اپنی خوشی سے اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ لے، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم اپنے ذمہ ۵/- ماہوار نشر و اشاعت کا چندہ لیا ہے امید ہے کہ احباب کے لئے یہ بات ازدیاد ایمان کا موجب ہو گی۔

مہتمم نشر و اشاعت دعوت و تبلیغ
قادیان دارالامان

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے مد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوا دیں۔ اگر بیرون ہند سے ۱۵ر جنوری تک اور اندرون ہند سے ۹ر دسمبر تک تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں داخل ہو جائیگی اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہو گی

تاریخ	نام فرستندہ از بیرون ہند	رقم
۱۶ $\frac{۱۰}{۳۷}$	مہر خان صاحب ہانگ کانگ	۲/۹/۹
"	سیکرٹری جماعت "	۱۰/-
۲ $\frac{۱۰}{۳۷}$	اے۔ جی۔ کرک زنجبار افریقہ	۱۲۲/۹/-
۲۸ $\frac{۱۰}{۳۷}$	شیخ محمد سعید صاحب رنگون	۲۵۰/-
۲۳ $\frac{۱۰}{۳۷}$	محمد اسمٰعیل صاحب Paloedoengan No. 47 Bandoeng	۱۰/-

احباب اندرون ہند

تاریخ	نام	رقم
۲ $\frac{۱۰}{۳۷}$	محمد اکرم صاحب بی اے چارسدہ۔ پشاور	۵۰/-
"	عبد الحق صاحب ہیڈ کانسٹبل تھانہ موچی والہ جھنگ	۸/-
۵ $\frac{۱۰}{۳۷}$	ابراہیم صاحب سیکرٹری پوڑانوالہ اسمٰعیلہ۔ گجرات	۲۱/۱۲/-
۸ $\frac{۱۰}{۳۷}$	اللہ داد صاحب سیکرٹری سکھر	۸۶/۱۰/-
۱۲ $\frac{۱۰}{۳۷}$	حکیم خواجہ شاہ محمد اعجاز علی صاحب سد انتو گڑھ	۱۳/-
۲ $\frac{۱۰}{۳۷}$	گل میر صاحب پاڑہ چنار۔ کوہاٹ	۴/۱/-
۲۵ $\frac{۱۰}{۳۷}$	محمد عثمان صاحب امیرانہ بہرتشیار پور	۳۴/-
۲۴ $\frac{۱۰}{۳۷}$	عبد اللطیف صاحب سیکرٹری ...	۳۰۰/-

ناظر بیت المال

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر
اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے
تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ، فلور ملز، جنیگر کے بیلنے جات، انگریزی ہل، چاف کٹر، بادام روغن، بنولے اور چاولوں کی مشینیں، زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

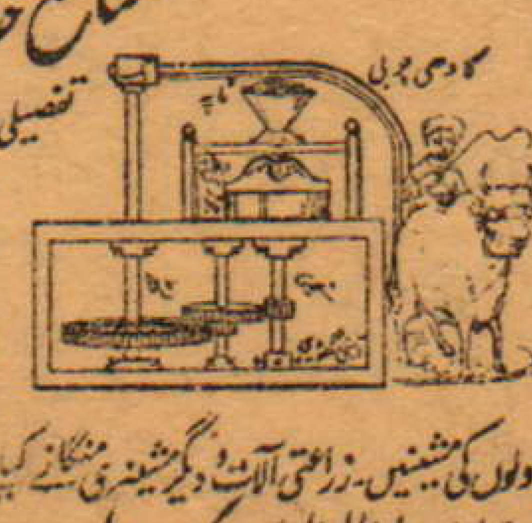

اصلی اور اعلےٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ
ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

222
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرماویں

تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کی توجہ کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ باقاعدہ ماہواری رپورٹیں ارسال فرمایا کریں۔ اگر رپورٹ کیلئے فارموں کی ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا سے منگوالیں جماعتہائے اضلاع ہوشیارپور۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ لدھیانہ اور کانگڑہ خاص توجہ فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعائتی قیمت ہے اور حلوا مقوی عہ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں۔ جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری

انگلش ٹیچر

کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں۔ تو ایک ماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائے گا۔

قیمت ایک روپیہ

رسالہ محشر خیال جامع مسجد دہلی

احباب

بعض پوشیدہ امراض ایسے ہیں جن کو زبانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بعض بیرونی امراض ایسے ہیں۔ جو بیرونی دوا کے استعمال سے اچھے نہیں ہوتے۔ بہت سے زنانہ امراض مستورات بیان نہیں کرسکتیں۔ اس لئے مناسب ادویات کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج میں مریض کی چند شکایات معلوم کرنے کے بعد تمام جسمانی تکالیف کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور تمام تکالیف کے لئے ایک ہی دوا تجویز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ علاج نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی مقبولیت عام ہے آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ کھانے کی دوا ہر مرض میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑی بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونیکے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید **دو روپے آٹھ آنہ (عہ)** ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی رسٹ واچ۔ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعائتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پن معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا محصولڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ

ناپسند ہونے پر قیمت واپس

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۱۳ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور ۳۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۱۴ر نومبر۔ بیت اللحم کے نواح میں ایک زبردست اسلحہ خانہ کا انکشاف ہوا ہے۔ اس جگہ سے بہت سے ریوالور۔ بارود اور دیگر اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ نیز کارتوس اور بم بنانے کے اوزار بھی ملے ہیں۔ پولیس نے متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

لاہور ۱۵ر نومبر۔ کل شام ۲/۱ ۴ بجے پنجاب کے مختلف شہروں مثلاً شیخوپورہ راولپنڈی۔ بہاولپور۔ نئی دہلی امرتسر وغیرہ میں زلزلہ کے متعدد جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگوں میں خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ لوگ سراسیمگی کی حالت میں گھروں سے باہر کی طرف نکل بھاگے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سینکڑوں مکانات پھٹ گئے۔ راولپنڈی میں کئی مکانات گر گئے۔ زلزلہ ۲ منٹ ۵ سیکنڈ جاری رہا۔

جموں ۱۴ر نومبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے اخراجات میں تخفیف کرنے کے لئے دو وزراء کی اسامیوں کی تخفیف کر دی ہے۔ اب دیوان بہادر گوپال سوامی آئینگر کے علاوہ صرف تین وزراء ہونگے۔

حیدر آباد دکن۔ ۱۴ر نومبر۔ کل صبح جب دو دن کی تعطیل کے بعد سرکاری ٹکسال کھولا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خزانہ سے ۸۰ ہزار کے نوٹ غائب ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ تجوری کو توڑا گیا ہے۔ اور روپیہ نکال لیا گیا ہے۔ چور چھت میں ایک شگاف کر کے ایک رسے کے ذریعہ نیچے اترے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں دن رات فوج کا پہرہ رہتا ہے۔ اور اس کے ارد گرد خاردار تاروں کا جنگلہ ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ تحقیقات جاری ہے

پٹنہ ۱۴ر نومبر۔ کاشتکار مزدور سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بہار اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے آغاز کے وقت اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔ اور اپنی شکایات کا اظہار کیا جائے۔

احمد آباد ۱۴ر نومبر۔ احمد آباد کے کارخانوں میں سنسنی بڑھ رہی ہے اب تک ۱۱ کارخانجات میں ہڑتال ہو چکی ہے

لاہور ۱۴ر نومبر۔ نواب زادہ خورشید علی خان سکرٹری پنجاب یونٹی کانفرنس نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ پنجاب یونٹی کانفرنس کی مقرر کردہ سیاسی سب کمیٹی کا اجلاس ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کی صدارت میں ۱۳ر نومبر کو منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ شہروں تھانوں اور دیہاتی ذیلوں میں مختلف قوموں کی آبادی اور ان کی قوت رائے دہندگی کے حالات جمع کئے جائیں۔ تاکہ سب کمیٹی ان کی روشنی میں متعلقہ موضوع پر اچھی طرح غور کر سکے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ متعدد لوکل باڈیز کے متعلق بھی اطلاعات حاصل کی جائیں۔ آئندہ اجلاس ۱۱ر دسمبر کو منعقد ہوگا۔

پشاور ۱۴ر نومبر۔ حکومت سرحد نے اسلامیہ ہائی سکول پشاور کی عمارت کی تکمیل کے لئے ۱۸ ہزار روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔ وزارت نے وزیر مالیات اور وزیر تعلیم پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو افسروں کے سفر خرچ اور دیگر الاؤنس میں تخفیف کے مسئلہ پر غور کرے گی مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۲ آنے فی میل کی بجائے ۲ آنے فی میل اور قیام کی صورت میں ۱۵ روپے کی بجائے ۷ روپے فی یوم مقرر کیا جائے گا۔

بمبئی ۱۴ر نومبر۔ مسٹر محمد علی جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ بیمار ہیں ڈاکٹروں نے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

بنارس ۱۴ر نومبر۔ سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دنوں سوائے ایک ضلع کے بنارس ڈویژن کے تمام اضلاع میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ جس سے ضلع بنارس کے ۱۵۱ دیہات اور ضلع غازی پور کے ۳۳ دیہات کو نقصان پہنچا۔

بمبئی ۱۴ر نومبر۔ حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دیہات میں ۵۰۰ نئے پرائمری سکول کھولے جائیں۔ یہ سکول آئندہ سال کے دوران میں کھولے جائینگے اور اس طرح پرائمری تعلیم کو ترقی دی جائیگی

راولپنڈی ۱۴ر نومبر۔ آج مقامی سکھوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے فیصلہ کے خلاف یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ حکام نے گورونانک صاحب کے یوم ولادت کے جلوس کے لئے اجازت نہیں دی۔ اس لئے احتجاج کے طور پر جلوس نکالا نہ جائے۔

لاہور ۱۴ر نومبر۔ مسلمانان پانی پت کے ایک نمائندہ وفد نے ۱۱ر نومبر ۱۹۳۷ء کو لاہور میں وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کر کے ان کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔ (۱) حادثہ پانی پت کی ازسرِنو آزادانہ تحقیقات کی جائے۔ (۲) مقتولین کے ورثاء کو معقول معاوضہ دیا جائے۔ اور یتیموں کی پرورش کا انتظام کیا جائے (۳) جو حکام بلاواسطہ یا بالواسطہ اس حادثہ کے ذمہ دار ہیں ان کو سزا دی جائے۔ وغیرہ

کلکتہ ۱۴ر نومبر۔ محکمہ آثار قدیمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موضع کوسم کے کھنڈرات کی کھدائی کا کام شروع کیا جائے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں زمانہ قدیم میں دارالحکومت تھا۔ اس جگہ مہاراجہ اشوک کے وقت کا ایک ستون برآمد ہوا ہے جس پر مہاراجہ نے اس شہر کے گورنر کے نام ہدایات لکھی تھیں۔ یہ گاؤں الہ آباد سے ۳۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ماسکو ۱۴ر نومبر۔ سوویٹ روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کو قتل کرنے کی سازش کا تازہ انکشاف ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین روسی سفیر گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ ان میں پولینڈ۔ ٹرکی اور جرمنی کے سفیر شامل ہیں۔ لتھونیا کے روسی سفیر کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ روسی پولیس کے پاس ایسی شہادتیں ہیں۔ جن سے وہ ثابت کرے گی۔ کہ یہ چاروں سفیر سٹالن کو قتل کرنے کی سازش میں شریک تھے۔

لنڈن ۱۴ر نومبر۔ "سنڈے کرانیکل" لکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ اگلے سال آخری ماہ میں ہندوستان آئینگے اور ۱۹۳۹ء کے آغاز میں دہلی میں شاہی دربار منعقد کریں گے۔

پشاور ۱۴ر نومبر۔ سرحد کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ قبائل نے رزمک کے ایک حصہ پر ڈاکہ ڈالا۔ اور وہاں کے سب ڈویژنل افسر لالہ دیوان چند کو بھگا کر لے گئے۔ لیکن ان کا تعاقب کیا گیا۔ اور چند میل کے فاصلہ پر لالہ دیوان چند کو رہا کرا لیا گیا۔

لاہور ۱۴ر نومبر۔ حکومت پنجاب نے حکم جاری کیا ہے کہ پانی پت کے قریب موضع بہادر پور میں وہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی کشیدگی کے باعث ۶ ماہ کے لئے تعزیری پولیس بٹھائی جائے

لکھنؤ ۱۴ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبد السمیع نے جو کانگرسی امیدوار کے مقابلہ میں بجنور کے ضمنی انتخاب میں ناکام رہے ہیں۔ حافظ ابراہیم کے خلاف انتخابی عذرداری دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لاہور ۱۴ر نومبر۔ آج آل انڈیا کرکٹ ٹیم اور لارڈ ٹینی سن کی ٹیم کے درمیان میچ جاری رہا۔ کل ہندوستانی ٹیم نے پہلی اننگز میں کل ۱۲۱ رنز کی تھیں۔ آج دوسری ٹیم کے باقی ماندہ کھلاڑی کھیلے۔ چنانچہ ان کا کل سکور ۲۰۷ تک پہنچا۔ پھر دوسری اننگز شروع ہوئی۔ جس میں ہندوستانی ٹیم نے کل ۱۹۱ رنز کیں۔

بجنور ۱۴ر نومبر۔ بجنور کے اچھوتوں کے ایک لیڈر نے بعض اچھوتوں کے ہمراہ دریائے گنگا سے پانی بھرا۔ ہندوؤں نے ان کو اس جرم کی پاداش میں پیٹنا شروع کر دیا۔ اور لیڈر کو مار مار کر بیہوش کر دیا اس پر علاقہ کے اچھوتوں نے کانگرسی لیڈروں کو تار ارسال کئے ہیں کہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی